بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید کے الفاظ اور انداز بیان میں تدبر-1

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ...﴾ [البقرۃ:185]

ترجمہ: رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، یہ قرآن ھدی للناس یعنی: لوگوں کو ہدایت دینے والا وبینات من الھدی یعنی: اس میں روشن دلیلیں ہدایت دینے والیں والفرقان یعنی: اور حق اور باطل میں تفریق اور فیصلہ کرنے والیں ہیں۔

جیسا کہ رمضان کا قرآن سے بہت ہی عظیم اور گہرا تعلق ہے اسی طرح قرآن کا مؤمنوں کے دلوں سے بھی گہرا تعلق ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ [الرعد: 28]

اور سب سے عظیم ذکر قرآن مجید ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ [الحجر: 9]

اور قرآن مجید پر غور و فکر کرنے کا اور دل پر اثر ہونے کا بہت ہی گہرا تعلق ہے:

﴿وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٥﴾﴾ [الشعراء: 192-195]

اور دل جسم کا وہ حصہ ہے اگر سدھر جائے تو سارا جسم سدھر جاتا ہے اور اگر بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے، اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

»أَلا وإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّه، وإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّه، أَلا وَهِيَ الْقَلْبُ« [متفق عليه]

آیئے اس عظیم مہینے میں اللہ تعالٰی کی اس پاک کتاب قرآن مجید کی تلاوت دل میں اتار کر کرتے ہیں اور خوبصورت الفاظ اور بہترین انداز بیان پر غور وفکر کرتے ہیں اور اپنے آپ کو بدلنے کی اور رب کریم کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

قرآن مجید کی ہدایت اور روشن دلیلوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حق اور باطل کے فرقان کو جان کر حق کو قبول کرنے اور اس پر قائم رہنے کا، اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے اپنی زندگی کو بدلنے اور قرآن وسنت کو صحیح سمجھنے اور منہج الأنبیاء والمرسلین منہج سلف صالحین اور صراط مستقیم پر ثابت قدم رہنے کا اور رب کریم کو راضی کرنے اور دلوں کے سکون کو حاصل کرنے کا ہمارے لیے پھر سے بہترین موقع ہے۔
اس سے پہلے میری تمام حاضرین اور سامعین سے گزارش ہے کہ تدبر القرآن دروس سیریز کا مقدمہ ایک مرتبہ دوبارہ سن لیں اس میں اللہ تعالٰی کے فضل وکرم سے قرآن مجید پر تدبر اور غور وفکر کے طریقے کی تفصیل بیان کر چکے ہیں۔ اور خصوصی طور پر تدبر کے پانچ مرحلے ہمیشہ یاد رکھیں:

1- جاننا: پڑھنے سے یا سننے سے ترجمے کے ساتھ
2- صحیح سمجھنا: سلف کی تفسیر سے۔
3- غور وفکر کرنا: چھ سٹیپس اور دس طریقے بیان کئے تھے ان میں الفاظ اور انداز بیان بھی شامل ہیں، جو اس وقت ہمارا موضوع ہے۔

4- دل پر اثر ہونا: دل کو رب کائنات کے ساتھ جوڑنا، اور دل کے اعمال میں پختگی اور مضبوطی حاصل کرنا اور انکا حق ادا کرنا، اخلاص نیت، محبت، ڈر، امید، توکل، وغیرہ کا حق ادا کرنا۔

5- عمل کرنا: ہر عمل دل سے کرکے عمل کا حق ادا کرنا۔ توحید، اتباع سنت، علم نافع، عمل صالح، نماز، زکات، روزہ، حج وعمرہ، جہاد، حسن اخلاق والدین سے حسن سلوکی، صلہ رحمی، وغیرہ وغیرہ کا حق ادا کرنا۔ اور ایک سچا موحد و متبع سنت مسلمان اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونے کا شرف حاصل کرنا۔

اس وقت صرف الفاظ اور انداز بیان کے متعلق چند اہم باتیں کرتے ہیں، پہلے بھی مختصر کچھ باتیں کی تھیں، اس موضوع کی اہمیت کو دیکھ کر اس عظیم مہینے میں مزید کچھ باتیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آسانیاں فرمائے۔ اور ہم سب کو قرآن مجید کو صحیح سمجھنے کی، غور و فکر کا حق ادا کرنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ قران مجید خود ایک عظیم معجزہ ہے، اسکے الفاظوں کی خوبصورتی الگ سے معجزہ ہے ہر لفظ اپنی اپنی صحیح جگہ پر ہے اس سے اچھا لفظ کوئی بھی اسکی جگہ بدل نہیں سکتا، اور انداز بیان کا حسن و جمال الگ سے معجزہ ہے اس سے بہتر فصاحت اور انداز کسی کا ہو ہی نہیں سکتا۔ عربی لغت اور خصوصی طور پر بلاغت اور فصاحت کے قاعدے اور شریعت کے مقررہ اصولوں کی ایسی مطابقت ہے کہ عقل والوں کی عقلیں ٹھکانے لگ جاتی ہیں اور ایمان والوں کے ایمان بڑھ جاتے ہیں اور مضبوط ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ رب کریم کا پاک کلام ہے۔ قرآن مجید کے اس اعجاز نے عربی زبان کے ماہرین کے بھی سر جھکا دیے۔

مثلا: قرآن مجید کے قصے اور خصوصی طور ان قصوں کی تکرار بعض قصے بار بار بیان ہوئے ہیں اور بعض قصے صرف ایک مرتبہ بیان ہوئے ہیں اسکی کیا حکمت ہے؟

والدین اور ابوین میں کوئی فرق ہے یا نہیں کیوں مختلف آیات مختلف طریقوں سے یہ الفاظ بیان ہوئے ہیں؟

سنہ اور عام کے میں کیا فرق ہے؟

اور اسی طریقے سے سلام اور سلاما تو ایک ہی لفظ ہے صرف زبر اور پیش کا فرق ہے اس فرق کو کیوں اور کیسے مد نظر رکھا گیا ہے؟ اور بھی بہت مثالیں ہیں اِن شاء اللہ تعالی اگلی نشت قرآن مجید کے خوبصورت الفاظ اور بہترین انداز بیان پر غور و فکر کی بعض مثالیں بیان کریں گے اللہ تعالیٰ آسانیاں فرمائے۔اور ہم سب کو قرآن مجید کو صحیح سمجھنے کی، غور و فکر کا حق ادا کرنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ والله أعلى وأعلم

اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے قرآن و سنت کو صحیح سمجھنے اور منہج السلف الصالحین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر وبا، فتنے اور شر سے محفوظ فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك.

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (رمضان اور قرآن - 1) سے لیا گیا ہے۔